غنچہ پھر لگا کھلنے
http://www.pakistanconnections.com/ebooks
انور مسعود

(مزاحیہ شاعری)

انور مسعود

سائیڈ ایفیکٹس

سر درد میں گولی یہ بڑی زود اثر ہے
پر تھوڑا سا نقصان بھی ہو سکتا ہے اس سے

ہو سکتی ہے پیدا کوئی تبخیر کی صورت
دل تنگ و پریشان بھی ہو سکتا ہے اس سے

ہو سکتی ہے کچھ ثقل سماعت کی شکایت
بیکار کوئی کان بھی ہو سکتا ہے اس سے

ممکن ہے خرابی کوئی ہو جائے جگر میں
ہاں آپ کو یرقان بھی ہو سکتا ہے اس سے

پڑ سکتی ہے کچھ جلد خراشی کی ضرورت
خارش کا کچھ امکان بھی ہو سکتا ہے اس سے

ہو سکتی ہیں یادیں بھی ذرا سی متاثر
معمولی سا نسیان بھی ہو سکتا ہے اس سے

بینائی کے حق میں بھی یہ گولی نہیں اچھی
دیدہ کوئی حیران بھی ہو سکتا ہے اس سے

ہو سکتا ہے لاحق کوئی پیچیدہ مرض بھی
گردہ کوئی ویران بھی ہو سکتا ہے اس سے

ممکن ہے کہ ہو جائے نشہ اس سے ذرا سا
پھر آپ کا چالان بھی ہو سکتا ہے اس سے

◆◆◆

جدیدیت کی حد یہ آخری معلوم ہوتی ہے
کہ اب تو ہر پرانی شے نئی معلوم ہوتی ہے

◆◆◆

طے ہوگیا ہے مسئلہ

طے ہو گیا ہے مسئلہ جب انتساب کا
اب یہ بھی کوئی کام ہے لکھنا کتاب کا

کھایا ہے سیر ہو کے خیالی پلاؤ آج
پانی پھر اس کے بعد پیا ہے سراب کا

دیکھی ہے ایک فلم پرانی تو یوں لگا
جیسے کہ کوئی کام کیا ہے ثواب کا

شوگر نہ ہو کسی بھی مسلماں کو اے خدا
مشکل سا اک سوال ہے یہ بھی حساب کا

انور مری نظر کو یہ کس کی نظر لگی
گوبھی کا پھول مجھ کو لگے ہے گلاب کا

◆◆◆

فاعتبروا یااولی الابصار

کس طرح کا احساس زیاں ہے جو ہوا گم
کس طرح کا احساس زیاں ہے جو بچا ہے
ملک آدھا گیا ہاتھ سے اور چپ سی لگی ہے
اک لونگ گواچا ہے تو کیا شور مچا ہے

◆◆◆

جوہر و جواہر

اگر ہیں تیغ میں جوہر جواہر ہیں خمیرے میں
ادھر زور آزمائی ہے ادھر طاقت کے نسخے ہیں
مطلب میں اور میدان وغا میں فرق اتنا ہے
وہاں کشتوں کے پشتے ہیں یہاں پشتوں کے کشتے ہیں

◆◆◆

میں نے کہا کہ آپ نے روک لیا ہے کیوں ہمیں
اس نے کہا تم ایسی بات اپنی زباں پہ لائے کیوں
تم تو ہو صرف آدمی ہم ہیں پولس کے آدمی
بیٹھے ہیں رہگزر پہ ہم کوئی گزر کے جائے کیوں

◆◆◆

لاادریت

مرے ہم فکر ہیں خیام جیسے
مری یہ بات جذباتی نہیں ہے
سمجھ میں ایک شے آئی ہے انور
سمجھ میں کوئی شے آتی نہیں ہے

◆◆◆

اعجاز عجز

کس مخمصے میں ڈال دیا انکسار نے
اپنے کیے پہ آپ ہی میں شرمسار ہوں
لے آیا میرے واسطے وہ ایک بیلچہ
اک دن یہ کہہ دیا تھا کہ میں خاکسار ہوں

◆◆◆

ماہر خصوصی

سن کر بات معالج کی
کیوں نہ میں اس پر کر دوں رٹ
کھجلی پہ یہ رائے دی
یوں ول ہیو ٹو لو ود اٹ

◆◆◆

ہوئی تاخیر تو

اپنے لشکر لے کے اب تک وہ یہاں پہنچا نہیں
کچھ سبب ہو گا تا انکل سام کی تاخیر کا
انور اس وادی میں کوئی تیل کا چشمہ نہیں
اس لیے لٹکا ہوا ہے مسئلہ کشمیر کا

◆◆◆

توبہ توبہ
ننگا پنڈا
ننگا سینہ
بڑا کمینہ
ڈش اینٹینا

الیکشن 93ء

اتنا شفاف الیکشن ہے کہ ماشاء اللہ
صاف ادھر سے نظر آتا ہے ادھر کا پہلو

◆◆◆

ہے آپ کے ہونٹوں پہ

ہے آپ کے ہونٹوں پہ جو مسکان وغیرہ
قربان گئے اس پہ دل و جان وغیرہ

بلی تو یونہی مفت میں بدنام ہوئی ہے
تھیلے میں تو کچھ اور تھا سامان وغیرہ

بے حرص و غرض فرض ادا کیجئے اپنا
جس طرح پولیس کرتی ہے چالان وغیرہ

اب ہوش نہیں کوئی کہ بادام کہاں ہے
اب اپنی ہتھیلی پہ ہیں دندان وغیرہ

کس ناز سے وہ نظم کو کہہ دیتے ہیں نثری
جب اس کے خطا ہوتے ہیں اوزان وغیرہ

جمہوریت اک طرز حکومت ہے کہ جس میں
گھوڑوں کی طرح بکتے ہیں انسان وغیرہ

ہر شرٹ کی بشرٹ بنا ڈالی ہے انور
یوں چاک کیا ہم نے گریبان وغیرہ

◆◆◆

کل جو ہواہے دفعتاً اس سے مرا مکالمہ
خوبی اختصار کا تجربہ کچھ یونیک ہے
میں نے کہا کہ بزم ناز اس نے کہا کہ کیا کہا
میں نے کہا کہ کچھ نہیں اس نے کہا کہ ٹھیک ہے

◆◆◆

نیو ورلڈ آرڈر

انہیں ضد ہے ہوا اسلامیوں کی
کسی گاڑی کے ٹائر میں نہ ہووے
انہیں جمہوریت اچھی لگے ہے
اگر یہ الجزائر میں نہ ہووے

◆◆◆

اردوئے محلہ

بہت لاضروری ہے معلوم کرنا
وہ رسا ترا کر کدھر کو گئی ہے
ادھر چین سے آپ بیٹھے ہوئے ہیں
ادھر بھینس مد نظر ہو گئی ہے

◆◆◆

ہے اب بچوں کی قلت پر پریشاں مغربی دینا
وہاں بوڑھوں کی کثرت ہو گئی ہے پیر خانوں میں
عمل بہبود آبادی پہ کر کے دیکھ لو تم بھی
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں

◆◆◆

ضرورت ہے

ہمیں ایسے پڑھے لکھے ملازم کی ضرورت ہے
ورق گردانی پیہم سے جو ہرگز نہ تھکتا ہو
ہمیں درکار ہے اک مرد صاحب جستجو ایسا
جو اخباروں کی خبروں کے بقیے ڈھونڈ سکتا ہو

◆◆◆

دوٹی وی آرٹسٹ

مجھ کو ملی ہے جو رقم تجھ کو بتا چکا ہوں میں
اپنا زر معاوضہ تو بھی تو آشکار کر
ازرہ بے تکلفی اس میں ہے کیا مضائقہ
آپ بھی شرمسار ہو مجھ کو بھی شرمسار کر

◆◆◆

ٹو ہوم اٹ مے کنسرن

ایک ہی نظم ہے ان کی جس کو
ہر کہیں جا کے سنا دیتے ہیں
بھول جاتے ہیں جو کوئی مصرع
سامعین ان کو بتا دیتے ہیں

◆◆◆

ہم جا رہے ہیں بھائی

باندھی ہوئی ہے کس کر تاگے سے چارپائی ہے ساتھ ساتھ اپنا

اجداد کی نشانی اک مضمحل رضائی

اکیسویں صدی میں ہم جا رہے ہیں بھائی

پہنے ہوئے ہیں تن پر پیراہن ہوائی کالر نہیں ہے پھر بھی

گردن میں اک پرانی لہرا رہی ہے ٹائی

اکیسویں صدی میں ہم جا رہے ہیں بھائی

مکتب میں مدتوں سے موقوف ہے پڑھائی

کیا گل کھلا رہی ہے

واعظ کی خوش بیانی مسجد میں ہے لڑائی

اکیسویں صدی میں ہم جا رہے ہیں بھائی

رخت سفر ہے اپنا اپنی برہنہ پائی

آنکھوں میں صرف سپنے

ہاتھوں میں ناتوانی اور کاسہ گدائی

اکیسویں صدی میں ہم جا رہے ہیں بھائی

◆◆◆

جاتے جاتے

پھر مری جان کسی وقت مفصل ہو گی
یہ ملاقات ملاقات کا دیباچہ ہے

◆◆◆

پجیرو بھی کھڑی ہے

پجیرو بھی کھڑی ہے اب تو ان کی کار کے پیچھے
عظیم الشان بنگلہ بھی ہے سبزہ زار کے پیچھے

کہاں جچتی ہے دیسی گھاس اب گھوڑوں کی نظروں میں
کہ سرپٹ دوڑتے پھرتے ہیں وہ معیار کے پیچھے

عجب دیوار اک دیکھی ہے میں نے آج رستے میں
نہ کچھ دیوار کے آگے نہ کچھ دیوار کے پیچھے

تعاقب یا پولیس کرتی ہے یا ازراہ مجبوری
کوئی گلزار پھرتا ہے کسی گلنار کے پیچھے

سرہانے سے یہ کیوں اٹھے وہ دنیا سے نہیں اٹھتا
مسیحا ہاتھ دھو کر پڑ گیا بیمار کے پیچھے

ہوا خواہان سرکاری تو بس پھرتے ہی رہتے ہیں
کوئی سرکار کے آگے کوئی سرکار کے پیچھے

بڑے نمناک سے ہوتے ہیں اور قہقہے تیرے
کوئی دیوار گریہ ہے ترے اشعار کے پیچھے

◆◆◆

جوش بیاں میں ایک مقرر نے یوں کہا
میدان جنگ فوج نے لاشوں سے بھر دیا
اپنے سپاہیوں کی دلیری نہ پوچھیے
دشمن کو گولیوں سے تہ تیغ کر دیا

◆◆◆

اول ہول

ووٹوں سے کہ نوٹوں سے کہ لوٹوں سے بنے ہے
یہ راز ہیں ایسے جنہیں کھولا نہیں کرتے
جمہوریت اک طرز حکومت ہے کہ جس میں
اندر کی جو باتیں ہی ٹٹولا نہیں کرتے

◆◆◆

لاثانی زنانی

اپنی زوجہ کے تعارف میں کہا اک شخص نے
دل سے ان کا معترف ہوں میں زبانی ہی نہیں
چائے بھی اچھی بناتی ہیں مری بیگم مگر
منہ بنانے میں تو ان کا کوئی ثانی ہی نہیں

◆◆◆

خارج از نصاب

میرا خیال ہے کہ کبھی اہل ذوق سے
مجھ کو ملے گی داد بہت اس خیال پر
از روئے شرع بھی تو پولس فایدے میں ہے
لگتی نہیں زکوۃ بھی رشوت کے مال پر

◆◆◆

روٹ ایک اومنی بس کا

ہاسپٹل سے یہ بس جاتی ہے تھانے کی طرف
پھر کچہری کی عمارت اور کھلے میدان تک
پھر پہنچ جاتی ہے پاگل خانے اور پھر اس کے بعد
جیل سے ہوتی ہوئی جاتی ہے قبرستان تک

◆◆◆

مرا دوست ہے اک فلاں بن فلاں
بلند اس کی دانش کا پایہ رہے
خطابت میں اس کا ہے ایسا مقام
نہ بولے تو محفل پہ چھایا رہے

◆◆◆

یونیورسل

آئی ہے ایک بات بہت کھل کے سامنے
ہم نے مطالعہ جو کیا ہے سماج کا
اک مسئلہ ہے سارے گھرانوں میں مشترک
ہر گھر میں ایک فرد ہے ٹیڑھے مزاج کا

◆◆◆

افتاد

بہت سے لوگ رہتے میں کھڑے تھے
کسی کے تین مصرعے گر پڑے تھے

وہاں اک بھیڑ تھی اہل سخن کی
سنی میں نے بھی اک اک بات ان کی

چھڑی تھی ایک بحث بے کرانہ
فسانہ در فسانہ در فسانہ

کوئی بولا یہ صنف ماہیا ہے
بڑی پرسوز سی طرز ادا ہے

دھواں اٹھتا ہو جیسے چوب تر سے
پگھل جاتے ہیں دل اس کے اثر سے

معاً اک سمت سے آواز آئی
نہیں ہے ماہیا ہرگز یہ بھائی

یہ نظم نازک و نغز و نکو ہے
یہ منظومہ سراسر ہائیکو ہے

اسے اک صنف خوش اوزان کہیے
سخن کی لعبت جاپان کہیے

اگر از بحر آں بیروں زفتی
بہ ترتیب عروضی پنج ہفتی

یہ سن کر گفتگوئے عالمانہ
یہ تنقید فقید و فاضلانہ

ہوا اک شخص یوں توصیف پیرا
جزاک اللہ فی الدارین خیرا

بڑے پائے کی رائے آپ کی ہے
یہ رائے بوعلی کے ناپ کی ہے

اگرچہ آپ کا ہے ووٹ میرا
پہ ہے اک اختلافی نوٹ میرا

جب اس پر ماہیے کا شائبہ ہے
ہم اس کو ماہیکو کہہ لیں تو کیا ہے

یہ نکتہ تھا نہایت بحث انگیز
ہوا پھر ایک شاعر یوں نواریز

مری اک بات بھی سن لو ذرا سی
کہ یہ صنف سخن تو ہے ثلاثی

ثلاثی کی حمایت لازمی ہے
کہ لفظوں کی کفایت لازمی ہے

رباعی سے یہ قدرے مختصر ہے
یہ اک پیرایہ علم و ہنر ہے

کہ اس میں فکر بھی احساس بھی ہے
یہ روح عصر کی عکاس بھی ہے

کوئی سنتا نہیں فریاد میری
یہ نوع شعر ہے ایجاد میری

کوئی گونجی صدا اس کھلبلی میں
ابھی پچھلے دنوں پچھلی گلی میں

یونہی اک مسئلہ تھا اختلافی
ہوئی تھی اس پہ بھی تکرار کافی

دلائل کچھ ادھر کے کچھ ادھر کے
مخالف زاویے نقد و نظر کے

بہم دست و گریباں ہو گئے تھے
سخن شمشیر براں ہو گئے تھے

کوئی اک بات ایسی کہہ گیا تھا
تصادم ہوتے ہوتے رہ گیا تھا

وہاں بھی واقعہ ایسا ہوا تھا
کوئی انشائیہ سا گر پڑا تھا

◆◆◆

ردیف تو آئے گی

ابھی جو دیکھ رہی تھی نگاہ بھر کے مجھے
کدھر گئی مرا روز خراب کر کے مجھے

◆◆◆

اس کے در پہ وہ جو اک دربان

اس کے در پہ وہ جو اک دربان پایا جائے ہے
کتنے نقصانات کا امکان پایا جائے ہے

صرف دریا پر نہیں موقوف ایسی کھلبلی
چائے کی پیالی میں بھی طوفان پایا جائے ہے

تیری دنیا میں کچھ بھی تو نہیں ہے پایدار
ہاں مگر اک مستقل بحران پایا جائے ہے

گرم ویسا ہی پشاور بھی ہے اور لاہور بھی
ان دنوں ہر شہر میں ملتان پایا جائے ہے

گھر میں ہو سکتی ہے یہ بھی صورت غیب و حضور
میزباں غائب ہے اور مہمان پایا جائے ہے

ہے تکبر آفریں مال و متاع دنیوی
مان تو ہو گا جہاں سامان پایا جائے ہے

تو نے انور کوئی ایکشن فلم دیکھی ہے ضرور
تیری باتوں میں بڑا ہیجان پایا جائے ہے

◆◆◆

درسِ امروز

بچو یہ سبق آپ سے کل بھی میں سنوں گا
وہ آنکھ ہے نرگس کی جو ہرگز نہیں سوتی
عنقا ہے وہ طائر کہ دکھائی نہیں دیتا
اردو وہ زباں ہے کہ جو نافذ نہیں ہوتی

◆◆◆

داخل دفتر

کلرکوں کی سبھی میزوں پہ انور
ہر اک فائل مزے سے سو رہی ہے
اگرچہ کام سارے رک گئے ہیں
مگر میٹنگ برابر ہو رہی ہے

◆◆◆

عشرت فانی

آکسیجن یہاں نہیں ملتی
پھیپھڑوں کو دھوئیں سے بھرتا ہوں
یاد کرتا ہوں گاؤں کو اپنے
جب ترے شہر سے گزرتا ہوں

◆◆◆

ملتے جلتے

شاعرانہ اور ظریفانہ ہو گر ذوق نظر
زندگی میں جا بجا دلچسپ تشبیہیں بھی ہیں
ریل گاڑی اور الیکشن میں ہے اک شے مشترک
لوگ بے ٹکٹے کئی اس میں بھی ہیں اس میں بھی ہیں

◆◆◆

سادہ ورنگین

اب تو بچت کی فکر ہمیں ہر مقام پر
ترکیب کوئی سادہ و رنگیں بجھائے گی
انور کسی کی سالگرہ پر بجائے کیک
تربوز کاٹ لیں تو قیامت نہ آئے گی

◆◆◆

کبھی نہ زیر کیا نقطہ ہائے بالا کو
ہمیں پسند نہ آیا کہ تو کو یوں کرتے
کبھی لکھی نہیں درخواست ہم نے انگلش میں
زبان غیر سے کیا شرح آرزو کرتے

◆◆◆

رویت ہلال

نکلتا ہے کہ آدھی رات تک روپوش رہتا ہے
ہمیں معلوم ہو کیسے کہ اس کا مدعا کیا ہے
مناسب ہے یہی اب تو کہ ہر اک عید سے پہلے
کمیٹی چاند سے پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

◆◆◆

دعا

میری آنکھوں کو یہ آشوب نہ دکھلا مولا
اتنی مضبوط نہیں تاب تماشا میری
میرے ٹی وی پہ نظر آئے نہ ڈسکو یا رب
لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری

◆◆◆

تم بھول گئے شاید

وہ جو دودھ شہد کی کھیر تھی
وہ جو نرم مثل حریر تھی
وہ جو آملے کا اچار تھا
وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا
تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

جو ہرن کے سیخ کباب تھے
وہ جو آپ اپنا جواب تھے
وہ جو کوئٹے کا انار تھا
وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا
تمہیں یادہو کہ نہ یاد ہو

وہ جو سیب زینت باغ تھے
وہ جو شاخ شاخ چراغ تھے
وہ جو آلوؤں کو بخار تھا
وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا
تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا
وہ جو عہد فصل بہار تھا
وہ جو چاند رات کی سیر تھی
وہ رقیب کے جو بغیر تھی
مجھے سب ہے یاد ذرا ذرا
تمہیں یاد ہو کہ نہ ہو

◆◆◆

جو دل پہ گزرتی ہے رقم کرتے رہیں گے
کل تم کو بتا دیں گے رقم کتنی بنی ہے

◆◆◆

ک ک کیا گلہ ز ز زندگی

ک ک کیا گلہ ز ز زندگی کا جو صعوبتوں کا سفر ہوئی
غ غ غم نہیں تہ آسمان ج ج جس طرح بھی بسر ہوئی

د د درد ناک غضب کی تھی و و داستاں الم مری
ک ک کوئی بھی تو نہ تھا وہاں ج ج جس کی آنکھ نہ تر ہوئی

چ چ چپکے چپکے چلا کیا چ چ چشم ناز سے سلسلہ
نہ کسی کو بھی کسی بات کی ک ک کانوں کان خبر ہوئی

ر ر روشنی بھی ذرا ذرا ت ت تیرگی بھی ذرا ذرا
ک ک کچھ بھی مجھ کو خبر نہیں ش ش شام ہے کہ سحر ہوئی

ہے نمود فصل بہار کی ج ج جا بجا م م مختلف
ل ل لال چہرہ گل ہوا س س سبز شاخ شجر ہوئی

غ غ غیر کو بھی وہی ملا جو ترا نصیب تھا انورا
ی ی یار کی نظر کرم نہ ادھر ہوئی نہ ادھر ہوئی

تازہ خبر

جائیں گے قافلے بھی بہر طور اسی طرف
اور ان کے ساتھ ساتھ لٹیرے بھی جائیں گے
انور خدا کرے کہ یہ سچی نہ ہو خبر
اکیسویں صدی میں وڈیرے بھی جائیں گے

◆◆◆

تھرو پراپر چینل

سنا ہے اس کی منظورہ بہر صورت ضروری ہے
اسی کے حکم سے اس آرزو کے پھول کھلتے ہیں
ہمیں اگلی صدی میں داخلہ درکار ہے انور
سنا ہے داخلے کے فارم امریکہ سے ملتے ہیں

◆◆◆

رنگ میں بھنگ

ہیر نکلی جس گھڑی رانجھے کے سنگ
اس کا ماما آن ٹپکا خواہ مخواہ
چل رہے تھے اشتہار اچھے بھلے
اک ڈرامہ آن ٹپکا خواہ مخواہ

◆◆◆

مانا کہ بیٹھ جائے گا دفتر میں تھوڑی دیر
اٹھے گا جب وہاں سے تو اٹھ کر کرے گا کیا
انور مری سمجھ میں تو آتی نہیں یہ بات
دورہ نہیں کرے گا تو افسر کرے گا کیا

◆◆◆

گلکار

چہرہ بھی راہرو کا ہے کیچڑ سے داغ داغ
شلوار بھی غریب کی چھینٹوں سے بھر گئی
کیا دلفریب نقش بنے ہیں قمیض پر
موج خرام کار بھی کیا گل کتر گئی

◆◆◆

ظرف کا حجم دیکھ کر انور
اک تاثر سپرد خامہ ہے
یہ جو بوتل ہے کوکا کولا کی
کوکا کولا کا سالنامہ ہے

◆◆◆

مہمان دار

ایک کنجوس کے بارے میں سنا ہے میں نے
ایک لقمہ بھی نہ اس نے کبھی تنہا کھایا
اس کی تکنیک کے قربان کہ ہمیشہ اس نے
سامنے بیٹھ کے آئینے کے کھانا کھایا

◆◆◆

قیس بنی عامر اور لیلیٰ کی ماں

میری لیلیٰ کو ورغلاتا ہے
تیرا مردہ خدا خراب کرے

سوکھ جائے تو بید کی مانند
کبھی تیرے نصیب ہوں نہ ہرے

تو گرفتار ہو شبے میں کہیں
کوئی تیرا نہ اعتبار کرے

تو ڈکیتی میں دھر لیا جائے
دوسروں کے کئے بھی تو ہی بھرے

کسی تھانے میں ہو تری چھترول
تجھ پہ جھپٹیں سپاہیوں کے پرے

چاہے بھر کس نکال دیں تیرا
کوئی فریاد پر نہ کان دھرے

تو کچہری میں پیشیاں بھگتے
کوئی منصف تجھے بری نہ کرے

نکلے گھر سے ترے کلاشنکوف
تو پولس کے مقابلے میں مرے

◆◆◆

بیان حلفی

میں اپنے گھر گیا تھا وہ جب اپنے گھر گئی
پھر مجھ کو کیا خبر کہ وہاں سے کدھر گئی

◆◆◆

باز اپنی جفا سے

باز اپنی جفا سے ستم ایجاد نہ آیا
حالانکہ اسے شیوہ بیداد نہ آیا

کالج میں ہیں خالی کبھی بینچیں کبھی کرسی
شاگرد اگر آئے تو استاد نہ آیا

مخلوق خدا آئی ہے کیا کیا نہ جہاں میں
آدم سا کوئی صاحب اولاد نہ آیا

لایا جو مری تشنہ لبی کے لیے سوغات
کچھ اس کو بھی چھلنی کے سوا یاد نہ آیا

مجنوں کو شکایت ہے کہ گجرات میں انور
کیوں مرگ مہینوال پہ فرہاد نہ آیا

◆◆◆

دیکھتے جاؤ

اک دھند سی ہے جس میں ہیولا سا ہے کوئی
ہے کون میرے سامنے مجھ کو خبر کہاں
اب مائینس تھری کا بھی چشمہ اتر گیا
اب دیکھیے ٹھہرتی ہے جا کر نظر کہاں

◆◆◆

تو دیکھ تو ذرا یہ مغنی کی جست و خیز
پوشاک کی بھی اس کے بدن پر بہار دیکھ
نغمے میں کوئی بات بھی سننے کی اب نہیں
ہے دیکھنے کی چیز اسے بار بار دیکھ

◆◆◆

معذور ادیب

بہت مستحق ہوں میں اس باب میں
میں درخواست دینے پہ مجبور ہوں
مجھے بھی وظیفہ عطا کیجیے
میں لکھنے لکھانے سے معذرو ہوں

◆◆◆

میزبان

اک ٹریفک انسپکٹر اس طرح گویا ہوا
کثرت خوراک سے کچھ اور برکت ہو گئی
توند میری ہو گئی ہے میز کی صورت دراز
اور بھی چالان لکھنے میں سہولت ہو گئی

◆◆◆

کروفر

جب حسب تسلی نہ ملا قافیہ کوئی
پھر کام چلایا ہے فقط خانہ پری سے
کرتا ہے خوشامد بھی بڑے رعب سے انور
مکھن بھی لگائے تو لگاتا ہے چھری سے

◆◆◆

صحبت آدم

سنا رہا ہوں اسی بات کو میں اردو میں
جو فارسی میں کہی ہے حکیم امت نے
حضور حق میں یہ ابلیس نے شکایت کی
مجھے خراب کیا آدمی کی صحبت نے

◆◆◆

سودائی

جب میری پونچ میں کوئی سودا ہی نہیں ہے
پھر کس لیے لگتا ہے یہ میلا مرے آگے
میں ایک سبک جیب ادھر کا نہ ادھر کا
بکرا مرے پیچھے ہے تو لیلا مرے آگے

◆◆◆

گر تو برا نہ مانے

بجٹ میں نے دیکھے ہیں سارے ترے
انوکھے انوکھے خسارے ترے

اللے تللے ادھارے ترے
بھلا کون قرضے اتارے ترے

گرانی کی سوغات حاصل مرا
محاصل ترے گوشوارے ترے

مشیروں کا جمگھٹ سلامت رہے
بہت کام جس نے سنوارے ترے

مری سادہ لوحی سمجھتی نہیں
حسابی کتابی اشارے ترے

کئی اصطلاحوں میں گوندھے ہوئے
کنائے ترے استعارے ترے

تو اربوں کی کھربوں کی باتیں کرے
عدو کون اتنے شمارے ترے

تجھے کچھ غریبوں کی پروا نہیں
وڈیرے ہیں پیارے دلارے ترے

ادھر سے لیا کچھ ادھر سے لیا
یونہی چل رہے ہیں ادارے ترے

◆◆◆

یا مظہر العجائب

رونے کی گرچہ بات ہے آتی ہنسی بھی ہے
بے محکمہ وزیر ہے اور مرکزی بھی ہے

◆◆◆

تجھے مجھ سے مجھ کو

تجھے مجھ سے مجھ کو تجھ سے جو بہت ہی پیار ہوتا
نہ تجھے قرار ہوتا نہ مجھے قرار ہوتا

ترا ہر مرض الجھتا مری جان ناتواں سے
جو تجھے زکام ہوتا تو مجھے بخار ہوتا

جو میں تجھ کو یاد کرتا تجھے چھینکنا بھی پڑتا
مرے ساتھ بھی یقیناً یہی بار بار ہوتا

کسی چوک میں لگاتے کوئی چوڑیوں کا کھوکھا
ترے شہر میں بھی اپنا کوئی کاروبار ہوتا

غم و رنج عاشقانہ نہیں کیلکولیٹرانہ
اسے میں شمار کرتا جو نہ بے شمار ہوتا

وہاں زیر بحث آتے خط و خال و خوئے خوباں
غم عشق پر جو انور کوئی سیمینار ہوتا

◆◆◆

میں نے ان سے پوچھا صاحب اس کی کیا تدبیر کریں
جس کی آنکھوں کو لپکا ہے دل پر زخم لگانے کا
کہنے لگے وہ انور صاحب آپ بھی کتنے بھولے ہیں
میرے پاس اٹھا لائے ہیں کیس زنانے تھانے کا

◆◆◆

پروز پوئٹ

آپ کے فن کا تعلق عالم بالا سے ہے
یہ ہنر کا زور زیر آسماں ممکن نہیں
شعر لکھتے ہیں یقیناً آپ جا کر چاند میں
ایسی بے وزنی کی کیفیت یہاں ممکن ہیں

◆◆◆

یہی شیوہ گر اپنا لیں پرندے اور پودے
تو پھر خوش بختیوں خوشحالیوں کا کیا ٹھکانہ
شجر سوچے کہ پھل کے صرف دو دانے بہت ہیں
کہے مرغی کہ انڈے دو ہی اچھے فی زمانہ

◆◆◆

دردودرماں

یہی درماں ہے میری اقتصادی تیرہ بختی کا
مرے اندر کوئی پھوٹے کرن خود احتسابی کی
مری منصوبہ بندی میں چھپی ہے قرض کی دیمک
مری تعمیر میں مضمر ہے اک صورت خرابی کی

◆◆◆

ان بیان ایبل

اپنی عادت اپنا شیوہ یہی ہے ایک زمانے سے
اس نے کہا میں لیڈر ہوں اور ہم نے لیڈر مان لیا
اب اس ضمن میں حال ہمارا نا گفتہ ہی بہتر ہے
آخر واٹر کولر کو بھی ہم نے رہبر مان لیا

◆◆◆

کون اسے سمجھائے

اب تو اس کو ماسوا لاہور کے
شہر بھی کوئی پسند آتا نہیں
ڈاکٹر بننے کو آیا گاؤں سے
ڈاکٹر بن کر وہاں جاتا نہیں

◆◆◆

ناطقہ سر بگریباں

جے کہتے ہیں پنجابی میں وتر
وہ اس مائع کو واٹر پڑھ رہا ہے
کوئی انگریز کو سمجھاؤ انور
کہ دختر لکھ کے ڈاٹر پڑھ رہا ہے

◆◆◆

ہیں ملاقات کے سارے ہی قرینے موجود
اور پہلا جو قرینہ ہے وہ بھرپور بھی ہ
میری مانو تو رہو آج کی شب گھر میرے
لوڈ شیڈنگ بھی ہے بادل بھی ہیں گھر دور بھی ہے

◆◆◆

ایک جدید ترین نظم

فرشتوں نے پرچھائیاں اوڑھ لی ہیں

درختوں کی شاخوں پہ ناخن اگے ہیں

اس آوارہ خوشبو کو زنجیر کر لو

کہ سم سم کھلے

وہ برگد سے لٹکی ہوئی آنکھ دیکھو

ادھر بھی نظر ہو

کہ چائے کی پیالی میں سگرٹ کی دو چار لاشیں پڑی ہیں

ازل سے دمادم چلی آ رہی ہے

مرے پیچھے پیچھے

یہی کان سے سونگھنے کی تمنا

یہی آنکھ سے چکھنے چھونے کی خواہش

میں ہوں سر بزانو

سرِ خوان یغما

لبوں پر دعا ہے

کہ کوئی تو آئے

شرابوں کو پھر شکل انگور دیدے

کبابوں کو بچھڑے میں تبدیل کر دے

خدا جانے کب تک

یہ جسموں کے ہینگر

نئے سوٹ لٹکائے پھرتے رہیں گے

اڑا ہے غبارہ

تو کیسا تحیر

یہ کیا معرکہ ہے جو سر ہو رہا ہے

خلا سے خلا تک

سفر ہو رہا ہے

اس شرط پہ چاہے کوئی لے لے مری آنکھیں
دیکھے نہ حسینوں کے سوا اور کسی کو

◆◆◆

مرد ہونی چاہیے خاتون

مرد ہونی چاہیے خاتون ہونا چاہیے
اب گریز کا یہی قانون ہونا چاہیے

رات کو بچے پڑھائی کی اذیت سے بچے
ان کو ٹی وی کا بہت ممنون ہونا چاہیے

دوستو انگلش ضروری ہے ہمارے واسطے
فیل ہونے کو بھی اک مضمون ہونا چاہیے

نرسری کا داخلہ بھی سرسری مت جانئے
آپ کے بچے کو افلاطون ہونا چاہیے

صرف محنت کیا ہے انور کامیابی کے لیے
کوئی اوپر سے بھی ٹیلیفون ہونا چاہیے

◆◆◆

شین اور قاف کسی طور ہو بہتر میرا
کسی حیلے میرے لہجے کی درستی ہو جائے
کس قدر صحت لفظی کا ہے لپکا مجھ کو
پان کھاتا ہوں کہ اردو مری شستی ہو جائے

◆◆◆

لا دوا

کل یہ بات کہتا تھا اک مریض دوجے سے
ہسپتال آ کر بھی سوچتا ہوں کیا پایا
کس قدر ملاوٹ ہے ادویات میں بھائی
درد کی دوا پائی درد لا دوا پایا

◆◆◆

عبدالحمید عدم

بند گو بھی پہ شعر کہہ دینا
کیا عدم کی ہنر شعاری ہے
پس پردہ بھی کچھ نہیں موجود
پردہ داری ہی پردہ داری ہے

◆◆◆

جبر و قدر

قدرت نے ان کو جونہی نوازا بنا دیا
پیسے تھے ان کے پاس لہٰذا بنا دیا
ان میں بہت تھی کچھ نہ بنانے کی اہلیت
جب کچھ نہ بن سکا تو پلازا بنا دیا

◆◆◆

فضیلتِ آب

ٹی وی والوں سے پھر بھی کہتا ہوں
بات ایسی کبھی نہیں جاتی
ریڈیو میں یہی تو خوبی ہے
کوئی صورت نظر نہیں آتی

◆◆◆

ورثہ

ہم تو بھگت رہے ہیں انھی کا کیا دھرا
اس واقعے میں ان کی سیاست کا دخل ہے
بچے کے ہاتھ سے جو وہی گر پڑا ہے آج
اس میں تمام پچھلی حکومت کا دخل ہے

◆◆◆

انتخابی منشور

مجھے گر منتخب کر لو گے بھائی
پہنچے گی نہیں کوئی برائی
مجھے کہنا کہ ناقص ہے صفائی
گٹر سے بھی اگر خوشبو نہ آئی

فطرت ثانیہ

بھولے سے ہو گئی ہے اگرچہ یہ اس سے بات
ایسی نہیں یہ بات جسے بھول جایئے
ہے کس بلا کا فوٹو گرافر ستم ظریف
میت سے کہہ رہا ہے ذرا مسکرایئے

◆◆◆

کچھ جمال زیست سے بھی استفادہ کیجے
آنکھ میں مقدار خوش بینی زیادہ کیجے

◆◆◆

بمناسبت جشن خمار

گرچہ لغت میں ہیں یہ معانی خمار کے
وہ کیفیت کہ جس سے بدن ٹوٹنے لگے
لیکن مشاعرے میں مراد اس سے ہے وہ شخص
بے ساختہ جو داد سخن لوٹنے لگے

◆◆◆

سنا ہے اب جمیل الدین عالی
دوحہ میں جا کے دوہا پڑھ رہے ہیں

◆◆◆

موسم گل ہے طبع امجد بھی
سب جسے خوشگوار کہتے ہیں
میر امن بھی کہہ اٹھے انور
اس کو باغ و بہار کہتے ہیں

◆◆◆

محمد کبیر خان

انور بہ مدح خان گرامی قلم اٹھا
اس کو مہنت سنت بھگت اور کبیر لکھ

لکھ اس کو فارسی میں برادر ز ربط خاص
اردو میں بھائی مادری بولی میں ویر لکھ

لکھ اس کے باب میں کہ وہ بندہ شریف ہے
پر چشم شربتی کو ذرا سا شریر لکھ

اس کا یہ برسبیل سفر ذکر دوستاں
اس تذکرے کو تذکرہ دلپذیر لکھ

ایسے خلوص مند کو یاروں کے واسطے
انعام بے نہایت رب قدیر لکھ

وہ بھی ہے درد مند شگفتہ بیاں اسے
منجملہ قبیلہ سید ضمیر لکھ

اس کا الٹ کے نام بڑھا اس کی منزلت
انور کبیر خان کو خان کبیر لکھ

◆◆◆

سرفراز شاہد

شرافت کے منافی چیز لگتی ہے اسے بھدی
تصنع کے رویے کو سمجھتا ہے بہت ردی
کلام اس کا شکر ریزی شکر بیزی شکر خندی
اسے اس زعفرانی رنگ کو بکھرانا آتا ہے
یہ وہ شاعر ہے ہمدم جس کو مسکروانا آتا ہے

سلیقے سے محاذ کن روی پر وار کرتا ہے
نئی تہذیب کے اطوار سے بیزار کرتا ہے
یہ انداز شگفتہ درد کا اظہار کرتا ہے
اسے پیراہن گل زخم کو پہنانا آتا ہے
یہ وہ شاعر ہے ہمدم جس کو مسکروانا آتا ہے

کلام نغز شاہد سے طبیعت لہلہاتی ہے
جو طبع خشک ہے وہ بھی برابر حظ اٹھاتی ہے
لب زاہد پہ بھی اک مسکراہٹ پھیل جاتی ہے
اسے تو غیر موصل شے کو بھی برقانا آتا ہے
یہ وہ شاعر ہے ہمدم جس کو مسکروانا آتا ہے

ہمیں یہ دیکھنا ہے روشنی ہے کون سی بڑھ کر
چراغ برق بڑھیا یا تبسم کی کرن بہتر
ادھر مجموعہ شاہد ادھر ہے واپڈا انور
ادھر جاتا ہے دیکھیں یا ادھر پروانہ آتا ہے
یہ وہ شاعر ہے ہمدم جس کو مسکروانا آتا ہے

◆◆◆